’’ووٹ‘‘ ایک شرعی ذمہ داری

نوٹ: موجودہ دور میں گندی سیاست نے الیکشن اور ووٹ کے لفظوں کو تنا بدنام کردیا ہے کہ اس کے ساتھ جھوٹ، رشوت اور دغا بازی کا تصور لازم ذات ہوکررہ گیا ہے، اسی لیے اکثر شریف لوگ اس جھنجھٹ میں پڑنے کو مناسب ہی نہیں سمجھتے، یہ غلط فہمی تو بے حد عام ہے کہ الیکشن اور ووٹوں کی سیاست کا دین مذہب سے کوئی واسطہ نہیں اسی غلط فہمی کے ازالے کے لیے اس ہفتہ ’’ووٹ ایک شرعی ذمہ داری‘‘ کے عنوان سے خطبہ جاری کیا جارہا ہے، امید ہے کہ ائمہ حضرات اسے اپنے خطاب کا حصہ بنائیں گے۔

ووٹ کی اھمیت

ووٹ دینا محض رسمی اور غیر ضروری عمل نہیں بلکہ ایک شرعی ذمہ داری ہے، ووٹ کے ذریعے عوام ان نمائندوں کو منتخب کرکے اپنا ملک حوالے کرتی ہے جو بحیثیت امیدوار انتخابات (الیکشن) میں حصہ لیتے ہیں۔ مذہب اسلام نے معاشرے کے اندر یہ ذوق اور رجحان پیدا کیا ہے کہ ہر فرد اپنے ذاتی اور شخصی معاملات سے لے کر سیاسی معاملات تک ہر معاملے میں مشورہ کا عادی ہو، اور یہ چیز اس کے مزاج میں رچ بس جائے، مشاورت کا کوئی خاص طریقہ نہ طے کرتے ہوئے اسلام نے اسے حالات وضرورت پر چھوڑ دیا چنانچہ خلافت راشدہ کے دور میں اجتماعی مشاورت بیعت کے ذریعے ہوتی تھی اور اب یہ معاملہ انتخابات کے ذریعہ ہوتا اور ’’ووٹ‘‘ اس کا اہم ترین جزو ہے۔

ووٹ کی پھلی شرعی حیثیت

کسی امیدوار کو ووٹ دینے کی قرآن وحدیث کی رو سے چند حیثیتیں ہیں، ایک حیثیت شہادت کی ہے کہ ووٹر جس شخص کو ووٹ دے رہا ہے، اس کے متعلق اس کی شہادت دے رہا ہے کہ یہ شخص اس کام کی قابلیت بھی رکھتا ہے اور دیانت اور امانت بھی، اور اگر واقعی میں اس شخص کے اندر یہ صفات نہیں ہیں اور ووٹر یہ جانتے ہوئے اس کو ووٹ دیتا ہے تو وہ ایک جھوٹی شہادت ہے جو سخت کبیرہ گناہ اور وبال دنیا وآخرت ہے، صحیح بخاری کی حدیث میں رسول کریم ﷺ نے جھوٹی شہادت کو شرک کے ساتھ کبائر میں شمار فرمایا (مشکوۃ) اور ایک دوسری حدیث میں شہادت کو اکبر کبائر فرمایا (بخاری، مسلم) جس حلقے میں چند امیدوار کھڑے ہوں اور ووٹ دینے والے کو یہ معلوم ہے کہ قابلیت اور دیانت کے اعتبار سے فلاں آدمی قابل ترجیح ہے، تو اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو ووٹ دینا اس اکبر کبائر میں اپنے آپ کو مبتلا کرنا ہے، یہاں ایک بات یہ ذہن میں رکھنے کی ہے کہ اگر انتخابات مقامی سطح کے ہوں تو امیدوار کی ذاتی شخصیت وحیثیت کو دیکھا جائے گا اور اگر انتخابات ملکی سطح کے ہوں تو امیدوار جس پارٹی کی نمائندگی کررہا ہے اس پارٹی کی حیثیت دیکھی جائے گی کہ آیا وہ مسلمانوں کے حق میں نقصان دہ ہے یا غیر نقصان دہ ہے، اور اگر تمام پارٹیاں یکساں ہوتو اس پارٹی کو ترجیح دی جائے گی جو مسلمانوں کے حق میں کم نقصان دہ ہو اب ووٹ دینے والا اپنی آخرت اور انجام کو دیکھ کر ووٹ دے، محض رسمی مروت یا ذاتی مفاد یا کسی طمع وخوف کی وجہ سے اپنے آپ کو اس وبال میں مبتلا نہ کرے۔

ووٹ کی دوسری شرعی حیثیت

دوسری حیثیت ووٹ کی شفاعت یعنی سفارش کی ہے کہ ووٹر اس کی نمائندگی کی سفارش کرے اس سفارش کے بارے میں قرآن کریم کا یہ ارشاد ہر ووٹر کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے (ومن یشفع شفاعة حسنة یکن له نصیب منها و من یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها) یعنی جو شخص اچھی سفارش کرتا ہے تو اس میں اس کو بھی حصہ ملتا ہے اور بری سفارش کرتا ہے تو اس کی برائی میں اس کا بھی حصہ لگتا ہے اچھی سفارش یہی ہے کہ قابل اور دیانت دار آدمی کی سفارش کرے جو خلق خدا کے حقوق اور اسلام کی پاسداری صحیح طور پر ادا کرسکے، اور بری سفارش یہ ہے کہ نااہل نالائق فاسق، ظالم اور اسلام مخالف کی سفارش کرکے اس کو خلق خدا پر مسلط کرے، اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ووٹوں سے کامیاب ہونے والا امیدوار اپنے پنج سالہ دور میں جو بھی نیک یا بد عمل کرے گا ہم بھی اس کے شریک سمجھے جائیں گے۔

ووٹ کی تیسری شرعی حیثیت

ووٹ کی تیسری شرعی حیثیت وکالت کی ہے کہ ووٹ دینے والا اس امیدوار کو اپنا نمائندہ اور وکیل بناتا ہے،لیکن اگر یہ وکالت اس کے کسی ذاتی حق سے متعلق ہوتی اور اس کا نفع اور نقصان صرف اس کی ذات کو پہنچتا ہے اور اس کا یہ خود ذمہ دار ہوتا،مگر یہاں ایسا نہیں کیوں کہ یہ وکالت ایسے حقوق کے متعلق ہے جن میں اس کے ساتھ پوری قوم شریک ہے اس لیے اگر کسی نااہل کو نمائندگی کے لیے ووٹ دے کر کامیاب بنایا تو پوری قوم کے حقوق کے پامال کرنے گناہ بھی اس کے گردن پر رہا۔

اپنے ووٹ کو صحیح استعمال کریں

خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا ووٹ تین حیثیں رکھتا ہے ایک شہادت، دوسری سفارش، تیسرے مشترکہ حقوق میں وکالت۔تینوں حیثیتوں میں جس طرح نیک صالح،اور ملت کی ہمدردی رکھنے والے قابل آدمی کو ووٹ دینا موجب ثواب عظیم ہے۔اسی طرح نااہل یا اسلام مخالف شخص کو ووٹ دینا جھوٹی شہادت بھی ہے،بری سفارش بھی ہے،اور ناجائز وکالت بھی ہے اور اس کے تباہ کن ثمرات بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھے جائیں گے۔

ووٹ نہ ڈالنے کا نقصان

بہت سے دیندار لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اپنا ووٹ استعمال نہیں کریں گے،تو اس سے کیا نقصان ہوگا؟لیکن سنئے کہ سرکار دوعالم ﷺ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟حضرت سہل بن حنیفؓ سے مسند احمد ہے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:من أذل عنده مؤمن فلم ينصره و هويقدرعلى أن ينصره ،أذلّه الله على رؤوس الأشهاد يوم القيامة. (الجامع الصغیر)

''جس شخص کے سامنے کسی مومن کو ذلیل کیا جارہا ہو اور وہ اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے میدان میں) برسرعام رسوا کرے گا۔''

ووٹ ضرور دیں

شرعی نقطۂ نظر سے ووٹ کی حیثیت گواہی اور شہادت کی سی ہے،اور جس طرح جھوٹی گواہی دینا حرام اور ناجائز ہے اسی طرح ضرورت کے موقع پر شہادت کو چھپانا بھی حرام ہے،قرآن کریم کا ارشاد ہے:

ولا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ (سورہ البقرہ:۲۸۳)

''اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص گواہی کو چھپائے اس کا دل گناہ گار ہے''اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من كتم شهادة اِذا دُعی اِلیها کان کم شهد بالزور. (معجم اوسط طبرانی)''جس کسی کو شہادت کے لیے بلایا جائے پھر وہ اسے چھپائے تو وہ ایسا ہے جیسے جھوٹی گواہی دینے والا''۔

بلکہ گواہی دینے کے لیے تو اسلام نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ کسی کے مطالبہ کرنے سے پہلے ہی انسان اپنا یہ فریضہ ادا کردے،اور اس میں کسی کی دعوت یا ترغیب کا انتظار بھی نہ کرے۔صحیح بخاری)حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ بہترین گواہ کون ہے؟وہ شخص ہے جو اپنی گواہی کسی کے مطالبہ کرنے سے پہلے ہی ادا کردے۔ووٹ بھی بلاشبہ ایک شہادت ہے،قرآن وسنت کے تمام احکام اس پر بھی جاری ہوتے ہیں،لہٰذا ووٹ کو محفوظ رکھنا دین دار کا تقاضہ نہیں،اس کا زیادہ سے زیادہ صحیح استعمال کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے یوں بھی سوچنے کی بات ہے کہ اگر شریف دیندار اور معتدل مزاج کے لوگ انتخابات کے تمام معاملات سے بالکل یکسو ہو کر بیٹھ جائیں تو اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے کہ وہ پورا میدان شریروں،فتنہ پروازوں اور بے دین افراد کے ہاتھوں میں سونپ رہے ہیں۔ایسی صورت میں کبھی بھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ حکومت نیک اور اہلیت رکھنے والے افراد کے ہاتھ میں آئے اگر دیندار لوگ سیاست سے اتنے بے تعلق ہو کر رہ جائیں تو پھر انہیں ملک کی دینی واخلاقی تباہی کا شکوہ کرنے کا بھی کوئی حق نہیں پہنچتا کیوں کہ اس کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے،اور ان کے حکام کا سارا عذاب وثواب ان ہی کی گردن پر ہوگا اور خود ان کی آنے والی نسلیں اس شروفساد سے کسی طرح محفوظ نہیں رہ سکیں گی،جس کے آگے بند باندھنے کی انہوں نے کوئی کوشش نہیں کی۔اس لیے ووٹ کا استعمال ضرور کرنا چاہئے،اور ووٹ دیتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

چند اہم ہدایات

ا)ووٹ ڈالنے میں احتیاط سے کام لیں،E.V.M مشین کا غلط بٹن نہ دبے اس کا خیال رکھیں ورنہ ووٹ ضائع ہوجائے گا جوکہ بڑا نقصان ہے۔

2)باہم مشورہ سے خوب سوچ سمجھ کر ووٹ دیں، محض اپنے تعلقات یا ذاتی مفاد یا غیر شرعی دباؤ سے متاثر ہوکر ہرگز ووٹ نہ دیں۔

3)جوامیدوار یا پارٹی علم کے مطابق ووٹ کا زیادہ مستحق ہے دیانتاً اسی کو ووٹ دیں۔

4)جس امیدوار یا پارٹی سے نقصان پہنچنے کا غالب اندیشہ ہے اس کو ہرگز ووٹ نہ دیں۔

5)اگر تمام امیدواروں پارٹیوں کے حالات یکساں ہوں تو پھر جس سے زیادہ فائدے کی امید اور کم نقصان کا اندشہ ہواس کو ووٹ دیں۔

6)روپیہ یا کوئی مال لے کر کسی کو ووٹ نہ دیں یہ بدترین رشوت اور حرام فعل ہے۔

اللہ تعالی ہم سب کو صحیح سمجھ کی توفیق دے اور بہتر فیصلہ کرنے والا بنائے (آمین)

ہر ہفتہ براہ راست خطبہ جمعہ حاصل کرنے اور اہم اصلاحی موضوعات اور بورڈ کی اہم شخصیات پر گرانقدر مضامین حاصل کرنے کے لئے اپنا نام اور پتہ درج نمبر پر بذریعہ وہاٹس ایپ ارسال کریں۔

+919834397200